سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (قسط:1)

أبو بكر
الصديق
رضي الله عنه

شیخ طریقت متکلم اسلام

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

نام اور کنیت: 3

کنیت وصفی: 3

ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں: 3

پاکیزہ بچپن: 4

بت پرستی سے اجتناب: 5

شراب نوشی سے اجتناب: 7

قبول اسلام: 7

پہلے صحابی: 8

صدیق کہنے کی وجہ: 9

عتیق کہنے کی وجہ: 9

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی اربوں کھربوں رحمتیں نازل ہوں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر کہ جو انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد پوری انسانیت میں سب سے بلند مقام پر فائز ہیں۔

نام اور کنیت:

آپ کا نام عبد اللہ بن عثمان اور کنیت ابو بکر ہے۔

کنیت وصفی:

کنیت وصفی کا معنی یہ ہے کہ آپ کو ابو بکر آپ کی اولاد کے نام کی وجہ سے نہیں بلکہ آپ کے کام کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔

لغت کی معروف کتاب المنجد میں ہے:

بکر: کسی چیز میں پہل کرنا۔ **باکورہ:** پہلا میوہ، **مبکر:** موسم بہار کی پہلی بارش۔
مبکار: پہلے اگانے والی زمین۔ **بکیرہ:** پہلے مراد پہ پہنچنے والا۔

اسی سے ابو بکر ہے جس کا معنی ہے ہر (نیک) کام میں پہل کرنے والا۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں:

1: اسلام قبول کرنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

2: دعوت اسلام دینے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

3: اسلام کے لیے مصائب سہنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

4: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

5: غلاموں کو آزاد کرانے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

:6 یتیموں کی مدد کرنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

:7 امیر حج بنائے جانے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

:8 مصلیٰ نبوت پر امامت کرانے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

:9 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت امت کو تسلی دینے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

:10 خلافت میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

:11 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

:12 منکرین ختم نبوت کی سرکوبی کرنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

:13 مرتدین کے خلاف جہاد کرنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

:14 مانعین زکوٰۃ کے خلاف قتال کرنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

:15 قرآن کریم کو جمع کرنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

:16 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روضہ مبارکہ میں سب سے پہلے آرام فرمانے میں بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ پہل کرنے والے ہیں۔

پاکیزہ بچپن:

آپ رضی اللہ عنہ کا بچپن طبعی طور پر برے عقائد اور برے اعمال سے ہمیشہ پاک وصاف رہا ہے۔ ذیل میں صرف دو واقعات پیش خدمت ہیں۔

بت پرستی سے اجتناب:

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ عَيْشُكَ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَمْ أَسْجُدْ لِصَنَمٍ قَطُّ وَقَدْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَذَا وَ كَذَا سَنَةً۔ وَأَنَّ أَبَا قُحَافَةَ أَخَذَ بِيَدِی وَانْطَلَقَ بِي إِلَى مُخْدَعٍ فِيهِ الْأَصْنَامُ فَقَالَ: هٰذِهٖ آلِهَتُكَ الشُّمُّ الْعُلَى فَاسْجُدْ لَهَا وَخَلَّانِي وَمَضٰى فَدَنَوْتُ مِنَ الصَّنَمِ فَقُلْتُ: إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي فَلَمْ يُجِبْنِي فَقُلْتُ: إِنِّي عَارٍ فَاكْسُنِي فَلَمْ يُجِبْنِي، فَأَخَذْتُ صَخْرَةً فَقُلْتُ: إِنِّي مُلْقٍ عَلَيْكَ هٰذِهِ الصَّخْرَةَ فَإِنْ كُنْتَ إِلٰهًا فَامْنَعْ نَفْسَكَ فَلَمْ يُجِبْنِي فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ الصَّخْرَةَ فَخَرَّ لِوَجْهِهٖ وَأَقْبَلَ أَبِي فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا بُنَيَّ فَقُلْتُ: هُوَ الَّذِی تَرٰى فَانْطَلَقَ بِي إِلٰى أُمِّي فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ دَعْهُ فَهُوَ الَّذِی نَاجَانِي اللهُ تَعَالٰى بِهٖ فَقُلْتُ: يَا أُمَّهْ مَا الَّذِی نَاجَاكِ بِهٖ قَالَتْ لَيْلَةَ أَصَابَنِي الْمَخَاضُ لَمْ يَكُنْ عِنْدِی أَحَدٌ فَسَمِعْتُ هَاتِفًا يَقُولُ:

يَا أَمَةَ اللهِ عَلَى التَّحْقِيقِ
أَبْشِرِی بِالْوَلَدِ الْعَتِيقِ
اِسْمُهُ فِي السَّمَاءِ الصِّدِّيقُ
لِمُحَمَّدٍ صَاحِبٌ وَ رَفِيقٌ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَلَمَّا انْقَضٰى كَلَامُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ صَدَقَ أَبُو بَكْرٍ وَصَدَّقَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، باب اسلام ابی بکر الصدیق، رقم الحدیث: 3857

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار اللہ کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر خدمت تھے اسی دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ سناتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے آج تک کسی بت کو سجدہ نہیں کیا باوجو دیکہ میری زندگی کا ایک طویل حصہ زمانہ جاہلیت میں بھی گزرا ہے ایک دن مجھے میرے والد ابو قحافہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک بت خانے میں لے گئے جہاں بت رکھے ہوئے تھے اور مجھ سے کہا کہ یہی تیرے بلند و بالا قابل عزت معبود ہیں انہیں سجدہ کرو، یہ کہا اور خود وہاں سے آگے کو چل دیے۔ میں بت کے قریب گیا اور اسے (عاجز کرنے کے لیے) کہا: مجھے بھوک لگی ہے کھانا دو! بت نے جواب نہ دیا۔ میں نے کہا: مجھے کپڑوں کی ضرورت ہے لباس دو! بت نے جواب نہ دیا۔ میں نے ایک پتھر اٹھایا اور اس سے کہا: میں تجھے یہ پتھر مارنے لگا ہوں اگر تو واقعتاً الہ (معبود ہے) تو اپنے آپ کو مجھ سے بچا کر دکھا! بت نے جواب نہ دیا چنانچہ میں نے اس بت کو پتھر دے مارا اور وہ منہ کے بل نیچے آگرا۔ اس کے گرنے کی آواز کی وجہ سے میرے والد چونکے، میری طرف واپس پلٹے، پوچھا: بیٹے! کیا بات ہے؟ میں نے کہا وہی جو آپ کو نظر آرہا ہے۔ میرے والد مجھے میری والدہ کے پاس لے آئے اور سارا واقعہ بتایا۔ میری والدہ کہنے لگی: اس کو چھوڑو (اس کے بارے میں پریشان نہ ہوں) یہ وہ بچہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے چند عجیب و غریب غیب کی باتیں بتائی گئیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے والدہ سے عرض کی کہ کون سی باتیں بتائی گئی ہیں؟ میری والدہ نے بتایا کہ جب مجھے دردزہ (زچگی کی تکلیف) ہوئی، میرے پاس اس وقت کوئی نہیں تو غیب سے آواز آئی ایک کہنے والا کہہ رہا تھا: اے اللہ کی بندی! تجھے اس بچے کی

خوشخبری ہو جس کا نام آسمانوں میں صدیق ہے، جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا صحابی اور ہر وقت میں ساتھ دینے والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات مکمل ہوئی تو جبرئیل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا: واقعی! ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا اور صدیق کی بات کی تین بار تصدیق فرمائی۔

شراب نوشی سے اجتناب:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَرَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْخَمْرَةَ عَلٰى نَفْسِهِ فَلَمْ يَشْرَبْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ۔

معرفۃ الصحابۃ لابی نُعیم، رقم الحدیث: 110

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر شراب کو حرام کر رکھا تھا نہ زمانہ جاہلیت میں کبھی شراب پی اور نہ ہی زمانہ اسلام میں۔

قبول اسلام:

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ إِسْلَامُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَبِيهًا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ تَاجِرًا بِالشَّامِ فَرَأَى رُؤْيَا فَقَصَّهَا عَلَى بَحِيرَا الرَّاهِبِ فَقَالَ لَهُ: مَنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ مَكَّةَ قَالَ: مِنْ أَيِّهَا؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: فَإِيشِ أَنْتَ؟ قَالَ: تَاجِرٌ، قَالَ: إِنْ صَدَّقَ اللهُ رُؤْيَاكَ فَإِنَّهُ سَيَبْعَثُ نَبِيًّا مِنْ قَوْمِكَ تَكُونُ وَزِيرَهُ فِي حَيَاتِهِ وَخَلِيفَتَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ فَأَسَرَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هٰذِهِ حَتّٰى بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الدَّلِيلُ عَلٰى مَا تَدَّعِي قَالَ: الرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتَ بِالشَّامِ

فَعَانَقَهُ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ۔

تاریخ دمشق لابن عساکر

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اسلام وحی آسمانی کے مشابہ ہے وہ اس طرح کہ آپ شام میں بغرض تجارت تشریف لے گئے اور وہاں ایک خواب دیکھا۔ اس کی تعبیر بحیرا راہب سے پوچھی تو اس نے کہا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا: مکہ سے۔ اس نے پوچھا کہ کس قوم سے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ سے جواب دیا کہ قریش۔ اس نے پوچھا کہ مشغلہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تاجر ہوں۔ وہ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے خواب کو ضرور سچ کرے گا وہ اس طرح کہ آپ کی قوم میں ایک نبی مبعوث ہوں گے آپ ان کی زندگی میں ان کے وزیر ہوں گے اور ان کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ ہوں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو اپنے دل میں چھپائے رکھا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور (اطمینان قلبی کے لیے) دلیل مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میری نبوت کی دلیل وہ خواب ہے جو آپ نے شام میں دیکھا تھا۔ چنانچہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔

پہلے صحابی:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ هٰذِهِ

الْأُمَّةِ بِرَسُولِ اللهِ خَدِيجَةُ وَأَوَّلَ رَجُلَيْنِ أَسْلَمَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَعَلِيٌّ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَه۔

فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل، رقم الحدیث:268

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس امت میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے مومن (خواتین میں سے) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور مردوں میں سے حضرت ابو بکر اور علی رضی اللہ عنہما ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اسلام کا اعلان سب سے پہلے کیا۔

صدیق کہنے کی وجہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُونِی۔ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: يُصَدِّقُكَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيقُ۔

المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:7173

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج والی رات جبرئیل امین علیہ السلام سے فرمایا: میری قوم اس واقعہ معراج کی تصدیق نہیں کرے گی۔ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے آپ سے عرض کی، ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے کیونکہ وہ "صدیق" ہیں۔

عتیق کہنے کی وجہ:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَنْتَ عَتِيقُ اللهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3679

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے ابو بکر!) آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگ سے آزاد (محفوظ) ہو چنانچہ اسی دن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام (لقب) عتیق پڑ گیا۔

نوٹ: آئندہ قسط میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے چند ایمانی اوصاف ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

محمد الیاس گھمن

پیر، 10 جنوری، 2022ء